71203 ـ اگر دوران رمضان ايسے ملك سفر كرے جس كا مطلع مختلف ہو تو وہ روزے كس طرح ركھے ؟

سوال

اگر مسلمان شخص رمضان المبارك كے دوران كسى ايسے ملك كا سفر كرے جو اس كے ملك سے رمضان شروع ہونے ميں آگے يا پيچھے ہو اور وہ اس ملك ميں عيد تك رہے تو وہ كس ملك كے ساتھ عيد منائےگا ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

" جب آدمى كسى ايك ملك سے دوسرے ملك سفر كرے اور ان كا مطلع مختلف ہو تو اصول اور قاعدہ يہ ہے كہ وہ روزہ ركھنے اور عيد منانے ميں اس ملك كے مطابق عمل كرےگا جہاں وہ رمضان المبارك شروع ہونے كے وقت تھا، ليكن اگر انتيس سے كم ايام ہوتے ہوں تو اس كے ليے انتيس دن پورے كرنا ضرورى ہيں، كيونكہ قمرى مہينہ انتيس يوم سے كم كا نہيں ہوتا.

يہ قاعدہ اور اصول نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے درج ذيل فرمان سے اخذ كيا گيا ہے:

" جب تم اسے (چاند كو) ديكھو تو روزہ ركھو، اور جب اسے ديكھو تو عيد مناؤ "

اور رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" مہينہ انتيس يوم كا ہوتا ہے، چنانچہ تم چاند ديكھے بغير روزہ نہ ركھو اور چاند ديكھ كر ہى عيد مناؤ "

اور حديث كريب ميں ہے كہ ام فضل رضى اللہ تعالى عنہا نے انہيں معاويہ رضى اللہ تعالى كے پاس شام بھيجا تو انہوں نے واپس آكر ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما كو بتايا كہ لوگوں نے شام ميں جمعہ كى رات رمضان كا چاند ديكھا تھا، تو ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما كہنے لگے:

ليكن ہم نے ہفتہ كى رات چاند ديكھا ہے، اس ليے ہم تو تيس روزے مكمل كرينگے، يا پھر چاند ديكھ ليں (عيد منائينگے)

تو كريب كہتے ہيں: كيا آپ معاويہ رضى اللہ تعالى عنہا كى رؤيت پر كفائت نہيں كرينگے ؟

تو ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے جواب میں کہا: نہیں، ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی حکم دیا ہے "

اس قاعدہ اور اصول کی وضاحت کے لیے آپ کے لیے ہم چند ایك مثالیں پیش کرتے ہیں:

پہلی مثال:

ایك شخص اتوار کے روز رمضان شروع ہونے والے ملك سے ایسے ملك گیا جہاں رمضان ہفتہ کے دن شروع ہوا، اور انہوں نے انتیس روزوں کے بعد اتوار کے دن عید الفطر منائی تو یہ شخص ان کے ساتھ عید منائےگا اور ایك روزہ کی قضاء کرےگا.

دوسرا مثال:

ایك شخص ایسے ملك سے جہاں اتوار کے روز رمضان شروع ہوا ایسے ملك گیا جہاں سوموار کے دن رمضان المبارك کی ابتدا ہوئی اور انہوں نے تیس روزے رکھ کر بدھ کے روز عید منائی، تو یہ شخص ان کے ساتھ ہی روزے رکھےگا چاہے تیس روزوں سے زیادہ ہی کیوں نہ ہوجائیں، کیونکہ وہ ایسی جگہ ہے جہاں ابھی چاند نظر نہیں آیا، اس لیے اس کے لیے عید منانا جائز نہیں.

اور اس کے مشابہ یہ بھی ہے کہ اگر وہ روزہ کی حالت میں کسی ایسے ملك سے سفر کرے جہاں سورج چھ بجے غروت ہوتا ہے، اور جس ملك اور علاقے میں گیا وہاں سورج سات بجے غروب ہوتا ہے، تو وہ سات بجے سورج غروب ہونے سے قبل روزہ افطار نہیں کر سکتا، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

پھر تم رات تك روزہ مکمل کرو، اور جب مسجدوں میں اعتکاف کی حالت میں ہو تو بیویوں سے مباشرت نہ کرو، یہ اللہ تعالی کی حدیں ہیں چنانچہ تم ان کے قریب بھی نہ جاؤ اسی طرح اللہ تعالی اپنی آیات لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے تا کہ وہ تقوی اختیار کرے.

تیسری مثال:

ایك شخص اتوار کے دن رمضان المبارك کا پہلا روزہ رکھ کر کسی دوسرے ملك چلا گیا جہاں کے لوگوں نے پہلا روزہ سوموار کے دن رکھا اور انتیس روزے رکھ منگل کے روز عید الفطر منائی تو یہ شخص ان کے ساتھ عید منائےگا، تو اس طرح ان کے ساتھ اس کے انتیس روزے ہونگے لیکن اس کا اپنے تیس یوم کے روزے.

چوتھی مثال:

ایك شخص ایسے ملك سے جہاں کے لوگوں نے اتوار کو پہلا روزہ رکھا اور تیس روزے مکمل کر کے منگل کے دن عید منائی کسی ایسے ملك گیا جہاں کے افراد نے اتوار کے دن پہلا روزہ رکھا اور انتیس روزے مکمل کر کے سوموار کے دن عید منائی، تو یہ شخص بھی ان کے ساتھ ہی عید منائےگا اوراس کے ذمہ ایك روزہ کی قضاء لازم نہیں؛ کیونکہ اس نے انتیس دن پورے کر لیے ہیں.

پہلی مثال میں روزہ نہ رکھنے اور عید کرنے کی دلیل یہ ہے کہ: چاند نظر آ گیا ہے، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب تم اسے (چاند کو) دیکھو تو عید منا لو "

اور ایك دن کے روزہ کی قضاء کی دلیل یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے "

اس لیے انتیس دن سے مہینہ کم ہونا ممکن ہی نہیں.

اور دوسری مثال میں تیس روزے رکھنے کے باوجود روزہ ترك نہ کرنے بلکہ روزہ رکھنے کے وجوب کی دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

" جب تم چاند دیکھو تو عید الفطر مناؤ "

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر منانے کو رؤیت کے ساتھ معلق کیا ہے، اور چاند نظر نہیں آیا، تو اس جگہ اور علاقے میں یہ دن رمضان المبارك کا ہی دن شمار ہوگا، اس لیے روزہ ترك کرنا حلال نہیں.

تیسری اور چوتھی مثال کا حکم واضح ہے.

اس مسئلہ میں دلائل کے ساتھ ہمارے لیے تو یہی کچھ ظاہر ہوا ہے، جو کہ مطلع جات مختلف ہونے میں حکم بھی مختلف ہونے میں راجح قول پر مبنی ہے، اور یہ کہنا کہ اس سے حکم مختلف نہیں ہوتا اور جب بھی کسی جگہ چاند کی شرعی رؤیت ثابت ہو جائے سب لوگوں پر روزہ رکھنا، یا عید الفطر منانا لازم ہو جاتی ہے، تو پھر چاند کے ثابت ہونے پر حکم جاری ہوتا ہے، لیکن وہ سری طور پر روزہ رکھے یا نہ رکھے، تا کہ جماعت کی مخالفت نہ ہو " انتہی.